قواعد نویسی۔ آغاز وارتقا

سعدیہ عباس
Sadia Abbas
M.Phil Scholar, Department of Urdu,
Lahore Garrison University, Lahore.
حنا تحسین
Hina Tehseen
Ph.D Scholar, Department of Urdu,
Lahore Garrison University, Lahore.

Abstract:

Grammerwritingisavery rough topic. Before writing on this, a writer has to keep himself away from his own emotions,t houghts and experiences. In this essay I take a glace at begining and evolution of grammer, Englishmen started writing grammer to fullfiltheireducational, trading and political needs. Fort William College was built for awareness about languages of subcontinent. So that this work was not quite possible without grammer. Before understanding any language it is necessary to know strick and texture of that language.

قواعد نویسی نہایت خشک موضوع ہے۔جس پر لکھنے سے پہلے مصنف کو اپنے جذبات، خیالات اور تجربات کو ایک طرف رکھنا پڑتا ہے۔میرے اس مضمون میں قواعد نویسی کے آغاز وارتقا پر ایک سرسری نظر ڈالی گئی ہے۔قواعد لکھنے کا کام انگریزوں نے اپنے علمی، تجارتی اور سیاسی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے کیا۔فورٹ ولیم کالج کا قیام چونکہ اسی بنا پر ہوا تھا کہ انگریزوں کو برصغیر کے لوگوں کی زبان سے واقفیت ہو۔اس لیے یہ کام قواعد نویسی کے بغیر بہتر طور پر ممکن نہیں تھا۔کسی زبان کو جاننے کے لیےاس کی ساخت اور بناوٹ کو جاننا ضروری ہے۔

''قواعد'' جمع ہے''قاعدے'' کی۔جس سے مراد''اصول'' ہیں۔کسی زبان میں جملے کی ساخت اور لفظوں کی ساخت کو سمجھنے کے لیے قاعدے مقرر کیے گئے ہیں۔ان قواعد کی مدد سے اس زبان

کے الفاظ اور جملوں کی ساخت کو نا صرف سمجھا جا سکتا ہے بلکہ اس سے نئے جملے بھی بنتے ہیں۔ اردو قواعد کے دو حصے ہیں، صرف اور نحو۔ صرف میں لفظوں کی ساخت اور نحو میں جملوں کی ساخت کے مباحث شامل ہیں۔ قواعد نویسی اسی طرح سے ہے کہ جیسے کوئی مکینک مشین کے سارے پرزے الگ الگ کر دیتا ہے اور پھر دوبارہ انہیں جوڑتا ہے۔ اس الگ الگ کرنے کے عمل کو قواعد نویسی کہتے ہیں۔ جس زبان کی قواعد لکھنی ہو قواعد نویس اس زبان کی بناوٹ سے مکمل واقف ہو۔ اس کے بغیر قواعد لکھنا ممکن نہیں ہو سکتا۔

اردو زبان کی قواعد لکھنے کی ابتدا انگریزوں نے کی۔ اٹھارہویں صدی سے قواعد نویسی کا آغاز ہوتا ہے۔ عیسائی مذہب کے مبلغین مختلف علاقوں میں اپنی ضروریات کے تحت پھیلے ہوئے تھے۔ انھوں نے اپنی علمی، سیاسی اور تجارتی ضرورتوں کے تحت قواعد یں لکھیں۔ ہندستانی زبان کی پہلی قواعد ہالینڈ کے ایک باشندے نے لکھی۔ اس کتاب میں املا ''ڈچ'' زبان میں ہے۔ ہندوستانی الفاظ، رومن حروف میں ہیں اور فارسی رسم الخط ہے۔ خلیل الرحمٰن داؤدی کتاب ''قواعد زبان اردو'' میں لکھتے ہیں:

> ''ہندوستانی زبان کے قواعد سے متعلق سب سے پہلی کتاب جان جوشوا کیٹلر'' (John Jashua Ketelaer) کی ہے۔ یہ شخص ہالینڈ کا باشندہ تھا اور لوتھر کا پیرو تھا، ہالینڈ کے سفیر کی صورت میں ۱۷۰۸ء سے ۱۷۱۲ء تک وہ بہادر شاہ اوّل اور جہاں دار شاہ کے درباروں میں رہا۔ اس کے بعد ڈچ ایسٹ انڈیا کمپنی کا ناظم تجارت ہو کر سورت چلا گیا۔۔۔۔۔ اس نے ہندوستانی زبان کے قواعد و لغت بزبان لاطینی مرتب کیے تھے۔ اس کی اشاعت اوّل ۱۷۴۳ء میں ''ڈیوڈمل'' کے ہاتھوں لیڈن سے ظہور میں آئی۔''(۱)

کیٹلر کے بعد لاطینی زبان میں "Grammatica Intostanica" تحریر کی گئی جس کے مؤلف بنجامن شولز تھے۔ مختلف محققین نے اس کا سالِ اشاعت ۱۷۴۴ء-۱۷۴۵ء بتایا ہے۔ ہندوستانی قواعد پر مختلف زبانوں میں کتابیں موجود ہیں۔ انگریزی زبان میں قواعد کی کتاب ایسٹ انڈیا کمپنی کے ایک سول ملازم نے تالیف کی۔ اس کے بعد ''ہیڈلے'' کا نام آتا ہے۔ اس کی لغت و قواعد کے چار ایڈیشن شائع ہوئے۔ پہلا ایڈیشن ۱۷۷۲ء میں شائع ہوا۔ مولوی عبدالحق ''قواعد اردو'' کے مقدمے میں لکھتے ہیں:

> ''ہیڈلے کی گرامر کے بعد متعدد کتابیں قواعد زبان ہندوستانی کے متعلق لکھی گئیں جن میں زیادہ مشہور "Pertuguise Grammetics Industans" ہے جو ۱۷۷۸ء میں شائع ہوئی۔''(۲)

اس کے علاوہ اٹھارہویں صدی میں جنھوں نے اردو زبان کے قواعد لکھے ان میں ''لیبے ڈف'' نے کلکتہ سے لندن واپس جا کر قواعد لکھی۔''ڈاکٹر بال فور'' کا ایک مقالہ ۱۷۷۵ء میں، گلکرسٹ کی کتاب ''ہندوستانی زبان کے قواعد'' میں اور ''کپتان ڈاکٹر ہنری ہیرس'' کی کتاب "Analysis Grammer and Dictionary of Hindustany (1791) Language" میں شائع ہوئی۔

انیسویں صدی پر نظر ڈالی جائے تو فورٹ ولیم کالج کے بعد بہت سی کتابیں قواعد پر لکھی گئیں۔اس وقت انگریزوں کا مقصد ہندوستانی زبان سیکھنے کا تھا۔اس وجہ سے ان کو اس زبان کی ساخت، افعال اور دیگر قاعدوں کا جاننا ضروری تھا۔فورٹ ولیم کالج کا قیام بھی دراصل اسی مقصد کے تحت ہوا کہ ہندوستان کے مقامی لوگوں کی زبان سیکھی جائے۔فورٹ ولیم کالج کے بعد قواعد نویسی میں بہت تیزی آئی۔ان میں ''جان شیکسپیئر'' کی ''اردو گرامر''، گارساں دتاسی کی ''مقالہ قواعد اردو''، ولیم ٹیٹ کی ''مقدمہ زبان ہندوستانی''، ڈبلیو ہیری ٹن کی ''رسالہ قواعد ہندوستانی''، اسٹی فورڈ انات کی تالیف کردہ ''جدید خود آموز قواعد زبان اردو'' اور متعدد قواعد کی کتابیں سامنے آئیں۔ان کے علاوہ جان گلکرسٹ اور گراہم بیلی نے بھی اردو کی قواعد یں لکھیں۔جارج گریرسن نے بھی ہندوستانی زبانوں کا لسانی جائزہ لیا ہے اور اردو اسماء، ضمائر افعال اور مرکب افعال سے تفصیلی بحث کرتا ہے۔

اردو قواعد پر کسی ہندوستانی کی پہلی کتاب ''انشاءاللہ خان انشاء'' کی کتاب ہے۔مسعود حسین خان لکھتے ہیں:

> ''انیسویں صدی کے آغاز تک اردو زبان اپنی صوتیات، صرف و نحو اور کسی حد تک لغات کے نقطۂ نظر سے ایک ایسی معیار بندی اختیار کر چکی تھی کہ سارے ہندوستان کے شعراء اور ادیب اس کی پیروی ضروری سمجھتے تھے۔۱۷۹۳ء میں مرزا جان طپش دہلوی نے ڈھاکہ میں بیٹھ کر وہاں کے نواب کے حکم سے ایک مختصر سی لغت ''شمس البیان فی مصلحاتِ الہندوستان'' مقامی معاصروں کی رہنمائی کے لیے لکھی۔''سید انشاءاللہ خان انشاء'' نے ۱۸۰۸ء میں اپنی معرکتہ الارا تصنیف ''دریائے لطافت'' تصنیف کی۔''(۳)

انشاء کی کتاب فارسی زبان میں تھی جس کا اردو ترجمہ ''دتاتریہ کیفی'' نے کیا۔انشاء کے بعد سرسید احمد خان کا نام آتا ہے۔انھوں نے اردو میں اردو کی پہلی قواعد تالیف کی جس کا نام ''قواعد صرف و نحو زبان اردو'' رکھا۔محمد حسین آزاد نے بھی اردو کا قاعدہ ''قواعد اردو'' کے نام سے قواعد لکھی۔ڈاکٹر سہیل عباس اپنے مضمون میں لکھتے ہیں:

> ''قواعد اردو'' اور ''اردو صرف و نحو'' دو کتابیں محمد حسین آزاد کی مولفہ

ہیں۔اگرچہ یہ کتابیں نصابی سطح کی ہیں لیکن ان میں آزاد کی منفرد سوچ نمایاں ہے کہ زبان کی ساخت تک اس کے معنی کے حوالے سے ہی پہنچا جا سکتا ہے۔یہ کتابیں اردو قواعد نویسی کی ایک اہم کڑی ہیں۔آزاد کے علمی اعتراف میں ان دو کتابوں کے مطالعے کے بغیر ممکن نہیں۔''(۴)

پنڈت دتا تریہ کیفی کی تالیف ''کیفیہ'' کا ایک بڑا حصہ اردو قواعد پر ہے جس میں اردو کے الفاظ، مرکبات، اسماء، ضمیریں، ظروف، تذکیر و تانیث، حروفِ عطف، مصادر اور اردو افعال سے سیر حاصل بحث کی ہے۔

مولوی عبدالحق کی ''قواعد اردو'' بھی قواعد نویسی میں سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔انھوں نے جدید طرز پر یہ کتاب لکھی۔اس کے ساتھ ساتھ قواعد نویسی کے آغاز وارتقاء کا مقدمے میں تفصیلی جائزہ بھی لیا۔اس میں صرف ونحو کا تفصیلی بیان ہے۔قواعد نویسی میں ایک اہم نام "Comperehensive Urdu Grammer" کا بھی لیا جا سکتا ہے جو ابواللیث صدیقی کی نگرانی میں پایہ تکمیل کو پہنچی۔

جدید دور میں بھی قواعد پر کتب لکھی گئی ہیں۔ڈاکٹر ابو سلمان شاہ جہان پوری کی ''کتابیات قواعد اردو''،۱۹۸۵ء، ڈاکٹر حسن اختر ملک کی ''تہذیب وتحقیق''، ایچ-اے گلیسن کی ''توضیحی لسانیات'' جو عتیق احمد صدیقی نے ترجمہ کی، ترقی اردو بورڈ نئی دہلی سے شائع ہوئی۔ابواللیث صدیقی کی ''جامع القواعد'' اردو سائنس بورڈ لاہور سے شائع ہوئی۔

بیسویں صدی میں مختلف جامعات میں قواعد پر بہت مختصر کام ہو رہا ہے اور اب تک قواعد پر جتنا بھی کام ہو چکا ہے وہ تدریسی نصاب کی حد تک تو مکمل ہے لیکن اردو زبان کے قواعد میں جدّت اس طرح سے سامنے نہیں آئی جس طرح باقی اصناف میں۔افسوس اس بات کا ہے کہ اردو زبان کے ماہرین بھی مکمل طور پر اس موضوع پر لکھنے سے قاصر ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ خلیل الرحمن داؤدی، قواعد زبان اردو، مشہور بہ: رسالہ گلکرسٹ، مؤلف: میر بہادر علی حسینی، لاہور: مجلسِ ترقی ادب، ۲۰۰۸ء، ص:۸

۲۔ عبدالحق، مولوی، قواعد اردو، دہلی: انجمن ترقی اردو، ۱۹۴۰ء، ص:۱۱

۳۔ مسعود حسین، پروفیسر، اردو زبان: تاریخ تشکیل، تقدیر، علی گڑھ: شعبہ لسانیات، ۱۹۸۸ء، ص:۵۲

۴۔ سہیل عباس، ڈاکٹر، آزاد بحیثیت قواعد نگار، مشمولہ: آزاد صدی مقالات، مرتب: ڈاکٹر تحسین فراقی، لاہور: شعبہ اردو، پنجاب یونیورسٹی، اورینٹل کالج، ۲۰۱۰ء، ص:۷۸۲

☆......☆......☆